میں نکاح قائم ہے اور دوسری شکل میں رجوع نہیں ہوسکتا۔

کیا قنوتِ نازلہ منسوخ ہوچکی ہے؟

❁ **سوال:** تفسیر ابن کثیر میں قصہ اُحد کے ضمن میں ذکر کردہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی ﷺ نے آیت ِکریمہ ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الأمْرِ شَيْئٌ﴾ کے نزول کے بعد قنوتِ نازلہ ترک کردی تھی تو کیا آج بوقت ِضرورت نمازوں میں قنوتِ نازلہ پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں؟ وضاحت فرمائیں۔

جواب: جمہور کے قول کے مطابق غزوۂ اُحد ماہ شوال سن تین ہجری میں ہوا ہے جب کہ واقعہ بئر معونہ سن چار ہجری کے شروع میں پیش آیا۔ صحیح بخاری میں حضرت انسؓ کی روایت میں ہے: وذلك بدء القنوت کہ ''قنوت کا آغاز اس واقعے کی وجہ سے ہوا۔'' اس سے معلوم ہوا کہ آیت ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الأمْرِ شَيْئٌ﴾ کا تعلق نبی ﷺ کے غزوہ اُحد میں زخمی ہونے سے ہے جس طرح کہ روایات میں بھی تصریح موجود ہے کہ یہی قصہ آیت کا سبب ِنزول ہے۔ جن روایات میں آیت ِمذکورہ کا شانِ نزول قصہ بئر معونہ یا قصہ رعل و ذکوان کو بتایا گیا ہے، وہ درست نہیں کیونکہ یہ واقعات اُحد کے بعد پیش آئے ہیں اور یہ کیسے ممکن ہے کہ سبب بعد میں پیدا ہو اور آیت کا نزول پہلے ہوچکا ہو؟ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:

> ''درست بات یہ ہے کہ اس کا شانِ نزول وہ لوگ ہیں جن پر آپ ﷺ نے قصہ اُحد کے سبب بدعا کی تھی۔'' (فتح الباری: ۳۶۶/۷)

اصل بات یہ ہے کہ اس حدیث میں اِدراج ہے، یعنی حتى أنزل الله کے الفاظ امام زہریؒ کی روایت میں عمن بلغه (یعنی جس سے ان کو یہ روایت پہنچی ہے) منقطع ہے، امام مسلم نے یونس کی روایت میں اس بات کی تصریح کی ہے۔ نیز زہری کا یہ کہنا کہ ''ہمیں یہ بات پہنچی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے قنوت پڑھنا ترک کردی۔'' یہ بلاغ درست نہیں، وجہ وہی ہے جو پہلے گذر چکی ہے۔ (ملاحظہ ہو، فتح الباری: ۲۸٦/۸)

ان دلائل سے معلوم ہوا کہ بوقت ِضرورت نمازوں میں قنوتِ نازلہ پڑھی جاسکتی ہے، ممانعت کی کوئی دلیل نہیں۔

www.KitaboSunnat.com